



سوال

(103) اللہ کے سوا کوئی علم غیب نہیں رکھتا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

غیب کی کون کون سی قسمیں ہیں؟ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے تھے؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب کلی تھا یا جزئی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

غیب کی بعض چیزیں ایسی ہیں جن کا علم اللہ نے صرف اپنے پاس رکھا ہے، کسی مقرب فرشتے یا رسول کو بھی اس کی خبر نہیں دی۔ مثلاً اس وقت کا تعین کب مخلوق قبروں سے اٹھ کر اللہ کے سامنے حساب کے لئے حاضر ہوگی۔ تو یہ بات صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ قیامت کب قائم ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

يَسْتَلْئِكُمْ عَنِ السَّاعَةِ آيَاتٍ مُّزْسَلًا قُلْ إِنَّمَا عَلَّمَهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُخْلِفُنَا لَوْ فِتْنًا أَلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآتَانَا سَيْحُمُ إِلَّا بِعِزَّةِ يَسْتَلْئِكُمْ كَأَنَّمَا حَصْفُ عُنُقٍ مُّزْسَلٍ إِنَّمَا عَلَّمَهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (الاعراف، ۱۸۷)

”یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کے قائم ہونے کا وقت کب آئے گا؟ فرمادیجئے اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے، وہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کرے گا۔ وہ آسمانوں اور زمین میں ایک بجاری بات ہے۔ وہ تو اچانک ہی تمہیں آئے گی وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں گویا کہ آپ اس کی تحقیقات کرچکے ہیں۔ کہہ دیجئے ”اس کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔“

نیز فرمان الہی ہے:

يَسْتَلْئِكُمُ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عَلَّمَهَا عِنْدَ اللَّهِ وَبِأَذْنِ رَبِّكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا (الاحزاب ۳۳-۶۳)

”لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجئے اس کا علم تو صرف اللہ کے پاس ہے اور آپ کو کیا معلوم شاید قیامت قریب ہی ہو۔“

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَسْتَلْئِكُمْ عَنِ السَّاعَةِ آيَاتٍ مُّزْسَلًا فِيمَ آنتُمْ مِنْ ذِكْرِنَا إِلَىٰ رَبِّكَ تَقْبَلْنَا إِنَّمَا آنتُمْ مُنذِرُونَ مِنِّي نَحْنُ (النازعات ۹۹-۳۵)



”وہ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کے پرپا ہونے کا وقت کب ہے؟ تجھے اس کے ذکر سے کیا فائدہ؟ (یہ بات تو معلوم ہی نہیں ہو سکتی) اس (کے متعلق علم) کی انتہا تیری رب پر ہوتی ہے (کسی اور کو معلوم نہیں) تم تو محض ڈرانے والے ہو، اس شخص کو جو اس (قیامت) سے ڈرتا ہے۔“

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی مشہور لمبی حدیث میں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔

(مَتَّى السَّاعَةِ)

”قیامت کب آئے گی؟“

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(بِالنَّسْوُولِ عَمَّا بَعَثُوا عَنْكَ مِنَ الْأَنْبَاءِ)

”جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔“

اس کے بعد قیامت کی علامتیں بیان فرمائیں۔ غیب کی بعض باتیں ایسی ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض بندوں کو بتائی ہیں مثلاً مستقبل کے واقعات جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے عطا کردہ ایک معجزہ کی حیثیت رکھتے ہیں جو اللہ نے اپنے نبی کو خاص طور پر بتائے ہیں۔ اس آیت مبارکہ میں اس قسم کے امور مراد ہیں۔

عِلْمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ (الحج ۲۷-۲۸)

”وہ غیب جلنے والا ہے پس اپنے غیب کی کسی کو اطلاع نہیں دیتا مگر جس رسول کو (اطلاع) دینا پسند کرے۔“

اور فرمایا:

وَكَانَ اللَّهُ لِيُظْهِرَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَخْتَارُ مَنْ يُرْسِلُ مِنْ رَسُولٍ (آل عمران ۳-۴)

”اللہ تعالیٰ تمہیں غیب سے باخبر نہیں کرتا لیکن اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے، منتخب فرماتا ہے۔“

مندرجہ بالا دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کلی علم غیب حاصل نہیں تھا۔ بلکہ جزوی طور پر بھی جس حد تک اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی اتنا علم آپ کو حاصل ہو گیا۔ اس چیز میں نبی علیہ السلام کی کیفیت دیگر انبیاء نے کرام علیہ السلام کی طرح ہی تھی۔ ہمارا مقصد مثال سے واضح کرنا ہے، تمام دلائل ذکر کرنا مقصود نہیں۔

وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

الجبلیۃ الدائمۃ۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عقیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۱۵۵۲)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ



جلد دوم - صفحہ 114

محدث فتویٰ